6-2-97

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور

جلد نمبر 6   شمارہ 4   11 تا 17ر رمضان المبارک 1417ھ   21 تا 27ر جنوری 1997ء   شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان   قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

نظریاتی تشخص سے انحراف کی وجہ سے پوری قوم اللہ تعالیٰ کے قانون آزمائش سے دوچار ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد

قادیانی گروہ مسلمانوں کے لئے فتنے اور ناسور کی حیثیت اختیار کر چکا ہے جس سے بچنے کے لئے چوکس اور ہوشیار رہنا ہو گا

لاہور (پ ر) پاکستان کا قیام اور بقا اللہ تعالیٰ کے طویل المیعاد منصوبے کا حصہ اور اسلام کے عالمی غلبے کی تمہید کا پیش خیمہ ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کا قیام قائد اعظم جیسے باکردار اور کھرے انسان کی کوششوں کا مرہون منت ہے۔ قیام پاکستان کو برصغیر میں چار سو سالہ تجدیدی واحیائی جدوجہد کی کڑی قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کے نظریاتی تشخص سے انحراف کی وجہ سے پوری قوم اللہ تعالیٰ کے "قانون آزمائش" سے دوچار ہے اور سلطنت خداداد ہونے کے باوجود پاکستان "دیوالیہ" ہو کر ذلت و پستی کا نشان بن چکا ہے۔ تحریک پاکستان کے دوران اور بعد میں کئے گئے غلط فیصلے بھی ملک کی مشکلات کا سبب بنے۔ انہوں نے کہا کہ 1940ء میں منظور ہونے والی قرارداد کے مطابق مشرقی اور مغربی خطوں پر مشتمل دو ریاستوں کی بجائے ملک کو ایک ریاست بنانا اور کشمیر' جوناگڑھ وحیدر آباد کی ریاستوں کے بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کے لئے عوام کی بجائے ریاستوں کے نوابوں کی رائے کو فیصلہ کن تسلیم کرنے اور "باونڈری کمیشن" پر بھرپور اعتماد کا اظہار درست فیصلے نہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسلم لیگ ریاستوں کے الحاق کا فیصلہ وہاں کے عوام کی مرضی سے طے کرنے کے اصول کو رد نہ کرتی تو کشمیر کا مسئلہ سرے سے پیدا ہی نہ ہوتا جب کہ ریڈ کلف ایوارڈ کی جانب داری سے کشمیر پر بھارتی قبضے کا راستہ ہموار ہو گیا۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا بحیثیت ایک نو آزاد شدہ ملک کے ہم نے اپنے سفر کا آغاز اسلامی ریاست کی بجائے سیکولر ملک کے طور پر کیا تھا چنانچہ ملک کا پہلا وزیر قانون اور وزیر خارجہ دونوں غیر مسلم تھے' جن میں ایک ہندو اور دوسرا قادیانی تھا۔ عربی کی بجائے اردو کو سرکاری زبان قرار دینا ملک کی سیاسی قیادت کی دوسری بڑی غلطی تھی' جس کا نتیجہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی صورت میں نکلا۔ انہوں نے کہا عملاً اردو کو آج بھی سرکاری زبان کی حیثیت حاصل نہیں ہو سکی بلکہ انگریزی کو ہی سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہے۔ سیاسی قیادت ہی کی طرح ہماری مذہبی قیادت نے بھی نفاذ اسلام کے لئے انتخابی سیاست کا راستہ اختیار کر کے اسلامی نظام کے قیام جیسے قومی مطالبے کو سیاسی اور پارٹی ایشو بنا دیا۔ جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی کی پیروی میں دیگر مذہبی جماعتیں بھی سیاسی میدان میں کود پڑیں چنانچہ مذہبی جماعتوں کی تقسیم در تقسیم کی وجہ سے سیکولر طبقہ ملک کے اقتدار پر قابض ہو گیا اور اب مذہبی جماعتیں سیاسی میدان سے ایل بی ڈبلیو (L.B.W) ہو چکی ہیں۔ قرآن کے عادلانہ نظام کو اختیار نہ کرنے سے پاکستان ناختم ہونے والے بحرانوں سے دوچار ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا مغربی تہذیب کا ظاہر اگرچہ بے حیائی اور جنس زدہ معاشرے کی عکاسی کرتا ہے مگر اس تہذیب کا (Inner Core) یعنی باطن قرآنی تعلیمات سے ہی اخذ کیا گیا ہے۔ انہوں نے قاضی حسین احمد سے کہا کہ وہ جماعت اسلامی کی موجودہ پالیسی تبدیل کر کے انقلابی لائحہ عمل اختیار کریں جب کہ عوام کو ووٹ ڈالنے سے روکنے کے فیصلہ پر نظر ثانی قاضی صاحب کا مثبت فیصلہ ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا قادیانی گروہ مسلمانوں کے لئے ایک فتنے اور ناسور کی حیثیت اختیار کر چکا ہے جس سے بچنے کے لئے چوکس اور ہوشیار رہنا ہو گا۔ انہوں نے کہا تنظیم اسلامی قادیانیوں کو "احمدی" لکھنے کے حکومتی فیصلے کے خلاف دیگر دینی ومذہبی جماعتوں کے شانہ بشانہ احتجاج میں شریک ہو گی۔

☆☆☆

بعض عناصر بم دھماکہ کے ذریعے ایران اور پاکستان کے تعلقات خراب کرانا چاہتے ہیں' ڈاکٹر اسرار احمد

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی سمیت دیگر بے گناہ افراد کی ہلاکت بد ترین دہشت گردی ہے

لاہور (پ ر) مولانا ضیاء الرحمن فاروقی سمیت دیگر بے گناہ افراد کی ہلاکت بد ترین دہشت گردی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے دہشت گردی کی اس گھناؤنی واردات کے مرتکب افراد کو گرفتار کر کے کڑی اور عبرت ناک سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی حالیہ واردات میں بیرونی ہاتھ بھی ملوث ہو سکتا ہے جو پاکستان اور ایران کے تعلقات خراب کرنا چاہتا ہے۔ امیر تنظیم اسلامی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ سپاہ صحابہ کے قائد مولانا اعظم طارق اور دیگر مذہبی رہنماؤں کی حفاظت کا خصوصی انتظام کرے تاکہ آئندہ کے لئے ایسی بد ترین دہشت پسندانہ کارروائیوں کا تدارک ہو سکے۔

فوج کا اصل کردار سرحدوں کی حفاظت ہے' عبدالرزاق

کراچی (پ ر) حلقہ کراچی کے ناظم محترم عبدالرزاق نے کہا ہے کہ فوج کا اصل کردار ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت ہے۔ نیشنل سیکورٹی کونسل کا قیام نگران حکومت کا اپنے محدود دائرہ کار سے تجاوز ہے۔ انہوں نے کہا امور مملکت میں فوج کی شمولیت ناقابل فہم ہے۔ نیشنل سیکورٹی کونسل کے قیام سے نگران حکومت کے عزائم کے بارے میں عوام کے شکوک وشبہات مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

تنظیم اسلامی لاہور شرقی کی دعوتی سرگرمیاں

ماہ دسمبر کے دوسرے ہفتے میں اسرہ ٹاؤن شپ کے زیر اہتمام نقیب اسرہ کی رہائش گاہ پر ایک دعوتی پروگرام منعقد ہوا۔ جہاد بالقرآن کے موضوع پر نقیب اسرہ رشید ارشد نے خطاب کیا۔

لاہور شرقی کے نقباء اسرہ جات کا تنظیمی اجلاس ڈاکٹر عارف رشید کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس میں محمد صفدر بیگ' محمد اشرف بیگ' محمود احمد' رشید ارشد' ڈاکٹر محمد یونس طور' جاوید اسلم' نعیم غفور شیخ نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت لاہور شرقی کے امیر ڈاکٹر عارف رشید نے کی۔

لاہور شرقی کے رفقاء سے امیر محترم کی ملاقات

دسمبر کے تیسرے ہفتے میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے اسرہ ٹاؤن شپ کے زیر اہتمام منعقدہ "دعوتی" پروگرام میں خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس پروگرام میں رفقاء کے علاوہ پندرہ احباب بھی شریک ہوئے۔ رفقاء واحباب نے امیر محترم سے کئی ایک سوالات کئے جن کے امیر محترم نے جوابات دیئے۔ اس پروگرام میں رفقاء واحباب کے لئے طعام کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ رفقاء واحباب کے ساتھ امیر محترم کی قربت شرکاء پروگرام کے دینی جذبات اور ایمان میں اضافے کا باعث بنی۔

گوشہ خواتین

حلقہ خواتین لاہور شہر کی دعوتی سرگرمیاں

لاہور (نمائندہ خصوصی) تنظیم اسلامی کے حلقہ خواتین لاہور شہر کے زیر اہتمام استقبال رمضان المبارک کے سلسلے میں درج ذیل مقامات پر پروگرام منعقد ہوئے۔ تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر گڑھی شاہو' مصطفیٰ آباد' مکہ کالونی' گلبرگ' چوہان روڈ' B-46 چوبرجی کوارٹرز' الریاض کالونی' بلال ٹاؤن نزد اعوان ٹاؤن' مسلم ٹاؤن' راوی روڈ' فیروزوالا' قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن اور ٹاؤن شپ میں تیرہ پروگرام ہوئے۔ روزے کی اہمیت' روزہ اور قرآن' روزہ اور دعا' روزے کے آداب' عظمت لیلۃ القدر' استقبال رمضان اور خواتین جیسے موضوعات پر خواتین کی رہنمائی کی گئی۔ ان پروگراموں میں سب سے بڑا پروگرام قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقد ہوا جہاں دو سو خواتین نے شرکت کی۔ ٹاؤن شپ کے اجتماع میں 90 اور چوبرجی کوارٹرز کے پروگرام میں 80 خواتین نے شرکت کی۔

حلقہ لاہور ڈویژن میں شامل تنظیموں کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی تفصیل

قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور۔ نماز تراویح مع دورہ ترجمہ قرآن' مدرس ڈاکٹر عارف رشید

***

مسجد خدام القرآن والٹن لاہور کینٹ۔ نماز تراویح مع دورہ ترجمہ قرآن'
مدرس فتح محمد قریشی

***

محلہ جلوٹیاں اندرون بھاٹی گیٹ لاہور بذریعہ ویڈیو کیسٹ (مقرر ڈاکٹر اسرار احمد)
لارنس روڈ بذریعہ ویڈیو کیسٹ

***

ڈیف اینڈ ڈمب کالج مسجد گلبرگ II لاہور' اہم مضامین مقرر سرفراز خان صاحب

***

جامع مسجد صدیقیہ فاروقیہ ٹاؤن شپ لاہور (منتخب آیات) مدرس محمد رشید ارشد

***

دار القرآن وسن پورہ شاد باغ لاہور (منتخب سورتیں) بذریعہ ویڈیو کیسٹ

***

گلستان کالونی مصطفیٰ آباد لاہور (منتخب سورتیں) بذریعہ ویڈیو کیسٹ
جامع مسجد لاریکس کالونی کینال بنک ایکسٹنشن لاہور
(ترجمہ قرآن بذریعہ تفہیم القرآن) محمد مبشر

***

جامع مسجد چوبرجی کوارٹرز ملتان روڈ لاہور (منتخب آیات) محترم فیاض حکیم صاحب

***

حسن ٹاؤن ملتان روڈ لاہور بذریعہ ویڈیو کیسٹ

***

دیو سماج روڈ سنت نگر لاہور بذریعہ ویڈیو کیسٹ
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی A-67 علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
ترجمہ قرآن بذریعہ ویڈیو مع نماز تراویح

***

رہائش گاہ زاہد وحید پیپلز کالونی فیروزوالا بذریعہ ویڈیو کیسٹ

***

کوٹ شہاب الدین شاہدرہ بذریعہ ویڈیو کیسٹ

ہفت روزہ
ندائے خلافت لاہور

ادار یہ

سال نو

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

اس مرتبہ 1997ء کے سال کا آغاز خاصی غیر معمولی کیفیات سے ہوا۔ رمضان المبارک کی آمد آمد تھی۔ 3ر فروری کو ہونے والے انتخابات کا زبانی غلغلہ تھا۔ احتساب کے مسلسل مطالبے اور نگران حکومت کے بلند بانگ دعووں نے موروثی سیاستدانوں کو خوفزدہ کر رکھا تھا۔ رات کے اندھیروں میں لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل جوڑ توڑ اور خفیہ عہد وپیان کا سلسلہ جاری تھا۔ سال نو کی خوشی میں رنگ رلیاں منانے والوں اور دینی شغف رکھنے والے ڈنڈا برداروں کے مابین آنکھ مچولی کی واردات سننے میں آرہی تھیں۔ پو پھٹتے ہی موسمی دھند ہماری سیاسی دھندلاہٹ کا عکسی نمونہ پیش کر رہی تھی۔ راستہ گم' بے کیف سماں اور گاڑیوں کی خطرنمار وشنیوں کے سگنل ہمارے قومی حالات کی تشبیہی کہانی سنارہے تھے۔ خشک سالی نے زمین کو پیاسا کر دیا تھا' سردی خشک تر ہوگئی' زمین بوئی سبزی جل اٹھی اور مٹر پچاس روپے کلو جا پہنچے۔ بارانی علاقوں میں گندم کی پیداوار میں کمی کے خدشے نے پریشان کر رکھا تھا۔ فضا آلودہ ہوگئی' ہر سو لوگ کھانستے سنائی دینے لگے اور ٹریفک کے اہلکار اپنے منہ پہ ماسک چڑھائے پریشان حالی کی گواہی دے رہے تھے۔ کہیں سے الیکشن کے بائیکاٹ کا اعلان' کہیں دھرنا' کہیں احتساب مارچ' کہیں ڈاکے' کہیں عورتوں سے زیادتی اور کہیں شاہراہوں پر ٹریفک حادثات میں روزانہ بیسیوں مسافروں کے مرجانے کی خبر آتی ہے۔ اخبارات نے اقتدار کے ہوس مارے اکابرین قوم کے جنسی سیکنڈل منظر عام پر لانا مناسب جانا اور ہزاروں معتبر چوروں کی فہرست قسط در قسط شائع کرنا شروع کر دیا۔ چور اس لئے کہ انہوں نے بنکوں میں عوام الناس کی جمع کردہ پونجی ''کاغذی'' نقب لگا کر چوری کر لی اور یہ کام انہوں نے بنکوں کے بدنام زمانہ امین کہلائے سربراہوں کے علاوہ ارباب اقتدار کی ملی بھگت سے کیا۔ معتبر اس لئے کہ یہ ایوان ہائے اقتدار میں بیٹھنے والوں کی قبیل سے ہیں جن کی پہچان ہی بہاست' دھونس' لوٹ مار اور کنبہ پروری ہے۔ اسی لئے تو ان صاحبان کی شان میں عوام یوں گرہ لگاتے ہیں ''جتنا لچا اتنا اچا''۔ یہی لوگ ہیں جو پھر سے ایوان ہائے اقتدار کا رکن بننے کے امیدوار ہیں اور یہی ان کرسیوں کی بدنصیبی کا باعث بنیں گے۔ نگران حکومت کے اوائل میں کئے گئے اعلانات نے ان موروثی امیدواروں کی نیند حرام کر دی تھی مگر ان کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں اور پھر نگران حکومت کے بہت سے منصب دار بھی تو اسی ایک قبیل کے افراد ہیں۔ چنانچہ فریقین نے ایک دوسرے کی مجبوری کو پہچانا اور راستہ نکل ہی آیا۔ احتساب آرڈیننس میں ترمیم ہوئی' پھندا ڈھیلا ہوا اور ہر قسم کے چور کے بچ نکلنے کی راہ ہموار ہوگئی۔ اب صدر مملکت نے الیکشن کے بعد احتسابی عمل جاری رہنے کی یقین دہانی کا فریضہ اختیار کر رکھا ہے مگر جو کام شروع ہی نہ ہو سکا وہ جاری کیا رہے گا۔ سینکڑوں کی تعداد میں ریفرنس احتساب کمشنر کے ہاں کب سے پہنچ چکے ہیں' عوام کو شکوہ ہے کہ تین چار ریفرنس کے علاوہ باقی ماندہ شکایات تو ابھی چھان پھٹک کے عمل ہی سے نہیں گزر پائیں جب کہ کمیشن گلہ گزار ہے کہ انہیں مناسب عملہ میسر نہیں اور حکومت کا رونا ہے کہ پیسے کی فراوانی نہیں۔ کمیشن کا اعتراض ہے کہ حکومتی منصب دار قانونی کارروائی سے نابلد ہیں اور حکومت کا یہ اطمینان کہ انہوں نے 3ر فروری کے بعد کون سا بیٹھ رہنا ہے۔

خیال تھا کہ سال نو کے آغاز میں پیش آنے والے واقعات قوم کو سوچ بچار کی دعوت دیتے ہوئے رمضان المبارک میں قلوب واذہان پر جمی زنگ کی تہ صاف کرنے کی ترغیب دے پائیں گے۔ مگر مشاہدہ ہے کہ وہی چال بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے۔ مساجد میں نماز تراویح کے ہمیش جیسے رسمی اجتماعات ہیں الا ماشاء اللہ۔ قرآن کریم کی تلاوت کا وہی کترا کرنے کا انداز' حافظ جتنی شتابی کے فن کا مظاہرہ کرے اس کی اتنی ہی تحسین اور عوام کو اتنی ہی تسکین۔ اللہ ہی جانے ہمارا انجام کیا ہو گا۔ غیب کا علم تو اسی ذات یکتا کو ہے البتہ حالات ضرور غمازی کر رہے ہیں کہ صورت حال تشویش ناک ہے۔ یہ کہتے رہنا کافی نہیں کہ اللہ رحم فرمائے گا۔ اسی ذات باری کا فرمان ہے کہ سمع وطاعت اسی کو نصیب ہوتی ہے جس کے اندر بھلائی کی خالص نیت اجاگر ہو۔ اسی کا ارشاد ہے کہ ''اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔ اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لانے کا فیصلہ کر لے تو پھر وہ کسی کے ٹالے نہیں ٹل سکتی' نہ اللہ کے مقابلے میں ایسی قوم کا کوئی حامی ومددگار ہو سکتا ہے'' (القرآن' سورہ الرعد' آیت 11)

اب بھی وقت ہے کہ ہر شخص قرآن کو پڑھ کر سمجھنے کی کوشش کرے تاکہ بندگی کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنے اعمال کو سنوارتے ہوئے پاکیزہ معاشرہ تشکیل دینے میں اپنا فریضہ ادا کرے تاکہ کامیاب زندگی بسر ہو جو آخرت میں بھی فلاح ونجات کا باعث بنے۔

☆☆☆

گھڑیال کی منادی ——— تحریر: نجیب صدیقی

1996ء کا سورج یہ کہتے ہوئے ڈوب گیا کہ اے انسانو! ہوش کے ناخن لو' تمہاری زندگی سے ایک سال کم ہو گیا ہے۔ 365 دن بیت گئے۔ اگر تم نے یہ دن غفلت میں گزارے ہیں تو ان ایام پر ماتم کرو۔ یہ دن لوٹ کر پھر کبھی نہیں آئیں گے۔ یہ دن جنہیں تم نے کوئی اہمیت نہیں دی اس کا ایک لمحہ بھی تم لوٹا نہیں سکتے۔ قدرت نے تمہیں ایک سال کا موقع دیا تھا۔ دن اور رات کی گردش تمہیں ہوشیار کرنا چاہتی تھی اور بار بار متوجہ کرتی تھی کہ یہ لمحات دن ورات میں بدلتے ہوئے سال کے اختتام تک پہنچنے والے ہیں۔ ان ایام کو ضائع نہ کرو ان کی قیمت کا اندازہ آج تمہیں نہیں ہے جب ان لمحات کے حساب کا وقت آئے گا اس وقت تمہیں معلوم ہو گا کہ ان کا ضائع کرنا کتنے گھاٹے کا سودا رہا ہے جن لمحات کو تم نے لہو ولعب میں گزار دیئے وہ تو تمہاری پونجی بن سکتے تھے تمہاری نجات کا ذریعہ بن سکتے تھے۔ ہائے یہ کیا ہو گیا ہم نے ان دنوں کی اہمیت کیوں محسوس نہ کی کیوں ہماری توجہ اس طرف نہیں ہوئی۔ فطرت پکار رہی تھی اور ہم نے اس طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس کائنات کا ذرہ ذرہ زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ غافل اب بھی بیدار ہو جاؤ مگر افسوس ہماری مت ماری گئی تھی۔

وہ دن آئے گا اور آکر رہے گا جس کی خبر ڈرانے والے نے دی ہے۔ انسانوں کی ہدایت پر مامور انبیاء کرام آتے رہے ہیں اور اس طرف متوجہ کرتے رہے ہیں پھر اس دنیا کی ہدایت کے لئے آخری نبی آئے انہوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ گزار کر بتایا کہ زندگی کس طرح گزارنی چاہیے۔ ان لمحات کو کس طرح کارآمد بنایا جائے۔ اللہ کے راستے میں اسے کس طرح کھپایا جاتا ہے۔ اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کون سا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے آپ نے عملی زندگی کے ہر پہلو کو لمحات کے تانے بانے میں کس طرح بنا۔ وہ کون سا مقصد حیات تھا جس کے لئے آپ نے وقت کا تمام ذخیرہ خرچ کر دیا۔

اس مقصد حیات کی تکمیل کے لئے نہ آپ نے دن دیکھا نہ رات دیکھی' نہ صبح دیکھی نہ شام' برابر جدوجہد میں لگے رہے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے راستے کے سنگ ہائے میل نصب کرتے چلے گئے۔

یہی وہ سنگ ہائے میل ہیں جو قیامت تک روشن رہیں گے اور آنے والے قافلے اس کی روشنی میں اپنا سفر متعین کریں گے۔ وہ لوگ جو اس راستے کو چھوڑ دیں گے وہ ہمیشہ تاریکی میں بھٹکیں گے۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

بقیہ : منڈی بہاؤالدین

موصوف کو دیں۔ علامہ صاحب نے واضح انداز میں ڈاکٹر صاحب کے موقف کی تائید کی اور الیکشن کی سیاست سے بیزاری کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب جمعہ میں فرمایا کہ نظام خلافت ہی ہمارے مسائل کا حل ہے اسی کی دعوت تنظیم کے لوگ لے کر آپ کے شہر میں آئے ہیں۔

خلافت کے خدوخال پر مبنی ہینڈ بل 600 نمازیوں میں تقسیم کیا گیا اکثریت جماعت اسلامی کا حلقہ اثر ہے نماز عصر سے پہلے ناظم حلقہ اور احمد علی بٹ نے خصوصی ملاقاتیں کیں۔ بعد نماز مغرب ناظم حلقہ کا درس قرآن مسجد قلعہ گوجراں ہوا جہاں بعد ازاں مقامی کالج کے پرنسپل ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر نے تفصیلی سوالات کئے اور تنظیم کے فکر کو سراہا۔ عبدالرؤف نے مسجد اقصیٰ میں درس دیا اور تنظیم کی فکر پیش کیا۔ بعد نماز مغرب تفہیم دین کورس میں شمس العارفین نے نبی اکرمؐ سے تعلق کی بنیادیں کے موضوع پر خطاب کیا بعد نماز عشاء ناظم حلقہ اور جناب مقصود بٹ' ہیڈ ماسٹر کی دعوت پر ایک درس میں شریک ہوئے۔ وہاں انہوں نے ہمارا تعارف مقامی پروفیسر قاری سیف الرحمٰن سے کروایا جو کہ قلعہ گوجراں والی مسجد میں عرصہ 10 سال سے درس دے رہے ہیں جہاں روزانہ حاضری 70 کے قریب ہوتی ہے۔ رات مدنی مسجد میں قیام پذیر تبلیغی جماعت کے عالم دین مولانا موسیٰ خان ہمارے پاس تشریف لائے اور قریباً ایک گھنٹہ تفصیلی گفتگو ہوئی موصوف مولانا غلام اللہ کے کلاس فیلو ہیں انہوں نے تحریک خلافت سے وابستگی کا ارادہ ظاہر کیا۔

معمول کے فراغت کے بعد شمس العارفین نے مسجد الفلاح میں درس دیا گزشتہ تین دن کی تشہیری مہم اور جلسہ کے بعد طے پایا کہ بقیہ ایام ذاتی رابطہ اور تربیت میں گزارے جائیں اور ساتھ ہی ساتھ ملکوال میں لٹریچر تقسیم کیا جائے۔ شمس العارفین اور احمد علی بٹ نے وکلاء سے تفصیلی ملاقاتیں کر کے انہیں تنظیم کی فکر پیش کیا جن میں سے بعض وکلاء ہمارے جلسہ میں بھی آئے۔ عبدالرؤف نے کئی احباب سے خصوصی ملاقاتیں کیں ناظم حلقہ' میر اقبال اور راقم نے ملکوال جاتے ہوئے راستے میں مختلف قصبوں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ملکوال میں بھرپور رابطہ ہوا اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ وہاں سعودیہ سے آئے ایک رفیق تنظیم شوکت علی سے بھی ملاقات ہوئی۔ سراج الحق اور مقصود بٹ نے منڈی میں پہلے سے جاننے والے احباب سے تفصیلی ملاقاتیں کیں بعد نماز مغرب مسجد نور الہدیٰ میں ناظم حلقہ نے درس قرآن کے ذریعے تنظیم کی دعوت پیش کی اور تنظیم اساتذہ سے مقصود بٹ کی معیت میں ملاقات کی۔ تفہیم دین کورس میں شمس العارفین نے خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء مختلف رفقاء نے فرائض دینی پر گفتگو کی۔ دعوتی پروگرام کا آخری دن تحصیل پھالیہ لگانے کا فیصلہ ہوا چنانچہ تفہیم دین کورس کے آخری دو موضوعات کو یکجا کر دیا گیا۔ آج کا دن بھی خصوصی ملاقاتوں اور ساتھیوں کی تربیت کے لئے وقف تھا۔ نماز فجر کے بعد مسجد قلعہ گوجراں میں پروفیسر قاری سیف الرحمٰن سے ناظم حلقہ' شمس العارفین مقصود بٹ نے خصوصی ملاقات کی موصوف کے درس میں کثیر پڑھے لکھے نوجوانوں پروفیسرز حضرات ودیگر احباب شامل ہوتے ہیں۔ ناظم حلقہ نے موصوف کے سامنے امیر محترم کی خدمت قرآن کا پورا نقشہ بیان کیا۔ انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔ بعد ازاں ہیڈ ماسٹر کے گھر ناشتہ پر ملاقات ہوئی۔ ظفر اللہ خان اور پروفیسر اشرف نے کالج کے نو اساتذہ تک لٹریچر پہنچایا اور تفصیلی گفتگو کی۔ جبکہ شمس العارفین اور مقصود بٹ نے میثاق کے قارئین سے رابطہ کیا۔ 10 علماء سے خصوصی ملاقاتیں اور لٹریچر دیا گیا۔ عبدالرؤف اور ناظم حلقہ نے مرکزی مسجد میں آئی ہوئی علماء اور پروفیسرز حضرات پر مبنی تبلیغی جماعت سے تقریباً ایک گھنٹہ ملاقات کی وہاں تفصیلاً موقف بیان ہوا اور لٹریچر دیا گیا۔

بقیہ : ہفت روزہ شمالی پنجاب

اسے رائج کرنے کے طریقہ کار کی وضاحت کی۔ رات کے وقت کیمپ میں آنے والے احباب سے امجد سعید نے دعوتی گفتگو کی۔ 31ر دسمبر کی صبح معمول کے پروگراموں کے بعد امیر کیمپ نے دعوتی کیمپ سے متعلق رفقاء سے مشورے لئے بعد ازاں ''تنظیم کی دعوت اور اس کے لوازم'' کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق ناظم حلقہ کے ہمراہ کیمپ میں تشریف لائے۔ تنظیم کے رہنماؤں نے مقامی احباب سے ملاقاتیں کیں۔ 31ر دسمبر کیمپ کا آخری دن تھا۔ تمام رفقاء نے واپسی کے سفر کی تیاری شروع کر دی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد ظہر کی نماز ادا کی گئی اور سب رفقاء نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور اس ذات باری تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جس نے ہمیں اپنے دین کی خدمت کے لئے وقت لگانے کی توفیق عطا فرمائی۔

دعوتی کیمپ کے حسب ذیل فوائد بھی سامنے آئے جو مختصراً درج ذیل ہیں۔

* چونکہ ہمارے ہاں مساجد کسی نہ کسی جماعت یا مخصوص فرقے کے لوگوں کی ہوتیں ہیں لہٰذا ایک مسجد میں دوسرے فرقے کے لوگ نہیں آتے اس لئے دعوتی کیمپ میں تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ آتے رہے۔
* رفقاء تربیتی مراحل سے گزر کر دین کے داعی بن جاتے ہیں۔
* دعوتی کیمپ خود بھی دعوت کا ذریعہ بن جاتا ہے اور لوگ از خود رابطہ کرتے ہیں۔
* رفقاء کو مشکل حالات سے گزرنے کی عملی تربیت حاصل ہوتی ہے۔
* کیمپ میں کھل کر دعوت دی جا سکتی ہے جب کہ مساجد میں ''پابند'' رہ کر گفتگو کرنا پڑتی ہے۔
* دعوتی کیمپ میں نکلنے سے اپنے ''مزاج'' کو کنٹرول کرنے کی مشق فراہم ہوتی ہے۔

حسب پروگرام ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر عبدالخالق نماز عصر تک رفقاء کے پاس مسجد مدنی میں تشریف لے آئے۔ بعد نماز مغرب حضور کا مشن اور موجودہ دور میں غلبہ اسلام کا طریقہ کار پر ناظم حلقہ شاہد اسلم نے تفہیم دین کورس کا لیکچر دیا پروگرام میں مختلف پروفیسرز اور احباب بھی شامل تھے۔ کورس میں اول دوئم آنے والوں کو اسناد اور جناب ڈاکٹر عبدالخالق نے انعامات دیئے۔ مسجد روشن پورہ میں شمس العارفین کا درس ہوا بعد نماز عشاء ناظم اعلیٰ نے رفقاء کی کوششوں کو سراہا اور رضائے الٰہی کے لئے کام کو مزید بڑھانے کے لئے گفتگو کی۔ منڈی میں پندرہ روزہ درس قرآن شروع ہو گیا ہے جو شمس العارفین دیا کریں گے۔ مقامی علماء واحباب نے بھرپور تعاون کیا۔ منڈی بہاؤالدین کا شہر چھ دن تک رفقائے تنظیم کی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہا۔ بعد ازاں دعوتی قافلہ پھالیہ مسجد مہاجرین پہنچا جہاں ہمارے رفیق خطیب اور امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ قاری عنایت اللہ نے رفقاء کا استقبال کیا۔ صبح حسب معمول تہجد ذکر واذکار بعد نماز فجر 3 دروس ہوئے۔ نماز ظہر سے فراغت کے بعد سات روزہ پروگرام کا تنقیدی جائزہ لیا گیا اپنی کوتاہیوں پر استغفار کیا گیا اور آئندہ کے لئے بڑھ چڑھ کر کام کرنے کا جذبہ لے کر یہ قافلہ واپس روانہ ہو گیا۔ ان سات دنوں میں رفقاء نے محسوس کیا کہ ''ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی''۔

نظام خلافت کے قیام کے لئے محض دعوت وتبلیغ کفایت کر سکتی ہے اور نہ ہی سیاسی جدوجہد مفید ثابت ہو سکتی ہے

سوالات کے جوابات ...... امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی زبانی

مرتب: نعیم اختر عدنان

سوال۔ سودی ادارہ ہونے کی وجہ سے بینک کی ملازمت کرنا عظیم ترین گھاٹے کا سودا ہے۔ اس بات کا علم مجھے آپ کی تقریر کے ذریعے ہوا۔ اس وقت میری عمر پچاس سال ہے۔ دل کی بیماری کا مریض ہوں اب محنت مزدوری کا کام تو ہو ہی نہیں سکتا اور میں نو افراد کا کفیل ہوں۔ مکان بھی بینک کے سودی قرضہ سے بنایا ہے۔ اب عمرہ کرنے کا ارادہ ہے لیکن اب سوچتا ہوں کہ اس پیسے سے کچھ بھی جائز نہیں ہے میں اسی کشمکش میں گرفتار ہوں پورے ملک کا کاروبار حکومت سودی نظام پر استوار ہے' غذائی پیداوار سمیت صنعتوں کے لئے سودی قرضے لئے جاتے ہیں گویا سب پاکستانیوں کا کھانا پینا' اوڑھنا بچھونا کچھ بھی جائز نہیں۔

جواب۔ جب رائج الوقت نظام غلط ہو تو اس میں سانس لینا بھی حرام ہے سوائے اس کہ انسان ایسے نظام کو بدلنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دے۔ جسم و جان کا رشتہ برقرار رکھنے کے لئے ناگزیر تقاضے تو پورے کئے جا سکتے ہیں مگر غلط نظام کے ساتھ Passive ہو کر اور اس کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے زندگی گزارنا چاہے انسان حلال و حرام کی پابندیاں بھی ملحوظ خاطر رکھتا ہو اصولاً غلط ہے اس لئے کہ معاشرے پر باطل نظام کا غلبہ ہے اس میں جینا بھی حرام ہے الا یہ کہ اس نظام باطل کو ہٹانے کے لئے پورا زور لگا دے اور نظام حق کو غالب کرے۔ سود ملک کی پوری معیشت کے رگ و ریشے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ کوئی شخص بھی یہ دعویٰ

سود کی دلالی کا دوسرا نام بینک ہے

نہیں کر سکتا کہ وہ سود سے مکمل طور پر بچا ہوا ہے۔ ایسے ہی حالات اور واقعات کے بارے میں نبی اکرمؐ نے خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا جب انسان سود سے اگر بچ بھی جائے گا تو سود کے غبار سے نہیں بچ سکے گا۔ جیسے فضا میں ڈسٹ سسپنشن ہو جاتی ہے تو کوئی شخص اس ڈسٹ سے محفوظ نہیں رہ سکتا اس لئے کہ ہر سانس کے ساتھ غبار لازماً اندر جائے گا بالکل اسی طرح سودی نظام کی وجہ سے ہر شخص سود میں کسی نہ کسی طرح سے ملوث ہے۔ ان حالات میں عملی بات یہ ہے کہ سب سے پہلے تو جہاں واضح طور پر سودی معاملہ ہے اور کہاں بالواسطہ ہے اسے سمجھنا ہو گا لہٰذا وہ ادارے جن کی تشکیل ہی سود کے لین دین پر ہوئی ہو (جیسے بینک' انشورنس کمپنیاں) سود ہی ایسے اداروں کی Basic Proposition ہو' درحقیقت سود کی دلالی دوسرا نام بینک ہے۔ اس لئے کہ بینک کم شرح سود پر لوگوں سے پیسے جمع کرتے ہیں زیادہ شرح سود پر

حرام شے حرام ہی ہے چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ

لوگوں کو قرض دیتے ہیں۔ بینک کے لین دین کا اوڑھنا بچھونا سود ہی سود یعنی سود کی دلالی ہے گویا یہاں سو فیصدی سودی لین دین ہوتا ہے۔ دوسرا معاملہ فیکٹری یا کارخانے کا ہے۔ فیکٹری کی رقم کا ایک حصہ سودی قرض پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ فیکٹری کی بنیادی پیداوار روئی سے دھاگہ بنانا اور اسی طرح کی کوئی اور شے ہو سکتی ہے چنانچہ سود کی آمیزش ثانوی درجے میں آجاتی ہے۔ تیسرا درجہ ایسی فیکٹری میں ملازمت کا ہے گویا درجوں کا فرق

پاکستان کی معیشت سود پر استوار ہے

ہو گیا سو فیصدی سود لین دین کے مقابلے میں فیکٹری والا کم مجرم ہو گا جب کہ ملازم اس سے بھی کم درجے کے گناہ کا شکار ہو گا۔ اس اعتبار سے درجہ بدرجہ کمی تو ہو جاتی ہے مگر سود سے بالکل پاک کوئی بھی نہیں ہے اس لئے کہ حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ سود کا لینے والا' دینے والا' دستاویز لکھنے والا' گواہی دینے والا سب جہنمی ہیں۔ شریعت اسلامی جس چیز کو ختم کرنا چاہتی ہے اس کی آخری حدوں پر بھی پابندی لگا دی جاتی ہے جیسے زنا حرام ہے لیکن پردے کے تمام احکامات اسی سے متعلق ہیں تاکہ زنا کے مواقع ہی پیدا نہ ہو سکیں۔ اس طرح نشے کا معاملہ ہے شراب کا ایک قطرہ بھی نجس ہے اور پوری بوتل بھی۔ لہٰذا حرام شے حرام ہی ہے چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ آدمی عزم مصمم کرے سودی لین دین کو ترک کر دے اور اللہ کے احکامات پر عمل کرنے کی نیت کرتے تو اللہ تعالیٰ راستہ کھول دے گا۔ لیکن دوسری صورت میں گندگی کے سب سے بڑے تالاب میں پڑا رہے کہ بہرحال تھوڑی سی گندگی تو باہر بھی ہے یہ عملی رویہ نہیں ہے۔ عملی طریق کار تو یہ ہے کہ انسان دین پر عمل کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو کر بڑی برائی سے کم تر کی طرف آئے گا تو اللہ تعالیٰ برائی سے مکمل طور پر بچنے کی توفیق عطا فرما دے گا۔

ایبٹ آباد میں دعوتی سرگرمیاں

27ر دسمبر بروز جمعہ صبح دس بجے تنظیم اسلامی کے دفتر میں تنظیمی اجتماع منعقد کیا گیا۔ جس میں گزشتہ ماہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ حسب پروگرام ایک دعوتی اور دو تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے۔ اس اجتماع میں ماہ جنوری کے اجتماعات کا شیڈول طے کیا گیا اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تنظیم کا دفتر روزانہ کچھ وقت کے لئے کھولا جائے تاکہ عوام اس سے مستفید ہو سکیں۔ دفتر کے اوقات دن 2 تا 4 بجے ہوں گے۔

ماہ جنوری کے اجتماعات

طے پایا کہ ماہ جنوری کے پروگرام رمضان المبارک کی مناسبت سے بنائے جائیں چنانچہ اب تینوں اسرہ جات کے نقباء صاحبان کی ذمہ داری لگائی گئی کہ وہ ان اجتماعات کو کامیاب بنائیں۔ جامع مسجد پولیس لائین میں عظمت قرآن پر محمد ہارون قریشی نے 3 خطاب کیا' تنظیم اسلامی کے دفتر میں 10ر جنوری کو صبح دس بجے رفقاء کے لئے تربیتی پروگرام منعقد ہوا جس میں چار رفقاء نے قرآن مجید کے حقوق کے موضوع پر تربیتی خطاب کیا۔ 17ر جنوری کو کابلی مسجد میں ذوالفقار علی نے عظمت قرآن اور ماہ صیام کے موضوع پر خطاب کیا۔

مرتب: ذوالفقار علی اسرہ ایبٹ آباد

حلقہ گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

گوجرانوالہ (نامہ نگار) تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے زیر اہتمام ماہ رمضان المبارک میں درج ذیل پروگرام مختلف شہروں میں ترتیب دیئے گئے ہیں۔ گوجرانوالہ جامع مسجد الفاروق میں ناظم حلقہ شاہد اسلم ترجمہ قرآن کروا رہے ہیں اسی نوعیت کا پروگرام گجرات میں رفیق شمس العارفین نبھا رہے ہیں۔

تنظیم اسلامی پشاور کا تین روزہ دعوتی پروگرام

تنظیم اسلامی پشاور کے زیر اہتمام 25 تا 27ر دسمبر 96ء تین روزہ دعوتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ 8 رفقاء پر مشتمل قافلہ پروفیسر جمشید عبداللہ کی امارت میں نوشہرہ کے قریبی گاؤں خویشگی پایان روانہ ہوا۔ جہاں ہمارے رفیق ساوید نے گاؤں کی مرکزی مسجد میں ہماری رہائش کا بندوبست کر رکھا تھا۔ گاؤں پہنچ کر مشورہ کے بعد طے پایا کہ غلام مقصود صاحب نماز ظہر کے بعد لوگوں سے تنظیم اسلامی کا مختصر تعارف کروائیں گے۔ غلام مقصود نے لوگوں سے تنظیم اسلامی کا تعارف کروایا اور انہیں تنظیم کے فکر اور طریقہ کار سے آگاہ کیا۔ غلام مقصود صاحب نے لوگوں کو عصر اور مغرب کے بعد ہونے والے پروگراموں میں شرکت کی دعوت دی۔ بعد نماز عصر رفیق تنظیم یوسف علی نے "قرآن مجید کے حقوق" کے حوالے سے لوگوں کے سامنے اپنی بات رکھی۔

نماز مغرب کے بعد پروفیسر جمشید عبداللہ نے لوگوں سے دینی فرائض کے جامع تصور کے موضوع پر خطاب کیا۔ خطاب کے بعد لوگوں میں ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔

26ر دسمبر کی صبح کا آغاز نماز فجر کے بعد درس حدیث سے ہوا جو کہ رفیق تنظیم جناب یوسف علی نے دیا۔ درس حدیث کے بعد رفقاء تلاوت قرآن میں مشغول ہو گئے۔ بعد ازاں تربیتی نشست کا آغاز کیا گیا جس میں ہر رفیق نے دینی فرائض کے جامع تصور پر گفتگو کی۔ رفقاء سے اسی موضوع کے حوالے سے مختلف سوالات بھی کئے گئے تاکہ ان کے سامنے خود بھی تنظیم کا فکر اور طریقہ کار واضح ہو جو کافی مفید ثابت ہوا۔ وقفے کے بعد مسجد کے امام مولانا محمد علی نے تنظیم اسلامی کے فکر اور طریقہ کار کے بارے میں دریافت کیا۔ پروفیسر جمشید عبداللہ نے ان پر تنظیم کا فکر اور طریقہ کار واضح کیا۔ جس کو سننے کے بعد انہوں نے بھی ہمارے ساتھ اتفاق کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب کی تقاریر پر مبنی آڈیو کیسٹ کی فراہمی کا پر زور مطالبہ کیا۔ یہاں سے گاؤں کی ایک دوسری مسجد میں نماز ظہر کے بعد ہمارے ایک مقامی "حبیب" سے بات کی۔ بعد نماز عصر دعوتی گفتگو کے لئے دو مساجد کا انتخاب کیا گیا۔ ایک میں یوسف علی نے قرآن مجید کے حقوق لوگوں پر واضح کئے جب کہ دوسری مسجد میں راقم نے فرائض دینی کے جامع تصور کو واضح کیا۔

علاقہ میں گشت کیا گیا اور لوگوں کو نماز مغرب کے بعد منعقدہ درس کے لئے دعوت دی گئی۔ پروفیسر جمشید عبداللہ نے منہج انقلاب نبویؐ کے موضوع پر خطاب کیا۔ خطاب کے بعد تنظیم اسلامی کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ جمعۃ المبارک کے دن کا آغاز بھی گزشتہ روز کی طرح نماز فجر کے بعد درس حدیث سے ہوا جو کہ یوسف علی نے دیا۔ وقفے کے بعد تربیتی نشست کا آغاز کیا گیا جس میں تنظیمی لٹریچر کا مطالعہ کیا گیا اور "تنظیم اسلامی کا دوسری دینی جماعتوں سے تقابلی جائزہ" کے موضوع پر بحث کی گئی۔ اس دعوتی پروگرام کا ثمر ہمیں دو نئے رفقاء محمد عامر اور جعفر شاہ کی شکل میں ملا۔

نماز جمعہ میں پروفیسر جمشید عبداللہ نے "نظام خلافت کیا' کیوں اور کیسے" کے موضوع پر خطاب کیا۔ نماز جمعہ کے ساتھ ہی ہمارا تین روزہ دعوتی پروگرام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔

پروگرام کے آغاز پر 8 رفقاء تھے جب کہ آخر میں یہ تعداد 9 ہو گئی جن میں سے 6 رفقاء نے مکمل طور پر سہ روزہ لگایا جب کہ تین رفقاء غلام مقصود' خورشید انجم اور میجر (ر) فتح محمد صاحب نے جزوی طور پر شرکت کی۔ جن چھ رفقاء نے کلی طور پر سہ روزہ لگایا ان کے نام یہ ہیں پروفیسر جمشید عبداللہ' یوسف علی' محمد عمران' بلال احمد' خالد جمیل اور محمد عامر (حبیب)۔ اسی سہ روزہ میں محمد عامر ہمارے رفیق بن گئے ہیں جو کہ رفیق غلام مقصود صاحب کے بیٹے ہیں۔

رپورٹ: محمد عمران' اسرہ ہشنگری پشاور

ہارون آباد میں تنظیمی اسلامی کا پہلا تعارفی جلسہ

رقبے کے لحاظ سے ضلع بہاولنگر پنجاب کا سب سے بڑا ضلع جب کہ ہارون آباد ضلع کی سب سے اہم تحصیل ہے۔ تنظیم اسلامی کا عام رفیق اور اس ضلع کا باسی ہونے کے ناطے میرے لئے تو یہ بھی ایک اعزاز کی بات ہے کہ 96ء کے سالانہ اجتماع سے قبل ضلع بہاولنگر پاکستان کا واحد ضلع تھا جس کے ایک مقام طارق آباد میں تنظیم اسلامی نے اپنی "جنم بھومی" لاہور کو چھوڑ کر اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا تھا۔ 90ء سے تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب جنوبی کے ناظم انجینئر مختار حسین فاروقی کا ماہانہ درس قرآن کا سلسلہ بہاولنگر شہر کے مختلف مقامات پر جناب محمد یوسف پراچہ اور محمد تنویر صاحب کے تعاون سے شروع ہوا۔ اسی سال راقم الحروف قرآن کالج سے رجوع الی القرآن کورس مکمل کر کے اپنے آبائی شہر ہارون آباد واپس آیا تو پندرہ روزہ فہم قرآن تربیت گاہ ایک مقامی کمپوزر کالج میں پرنسپل عبدالرزاق صاحب کے تعاون سے ترتیب دی گئی۔ اس تربیت گاہ کا دورانیہ نماز فجر کے بعد تین گھنٹے پر محیط ہوتا تھا۔ تربیت گاہ کی اوسط حاضری تیس احباب پر مشتمل تھی۔ تربیت گاہ کے اختتام پر آٹھ احباب تنظیم اسلامی میں شامل ہو گئے اس طرح "اسرہ ہارون آباد" قائم ہو گیا۔ اسرہ ہارون آباد گیارہ رفقاء پر مشتمل ہے۔ شہر کے مین بازار میں قائم دفتر میں ضروری تنظیمی لٹریچر موجود ہے اور یہ دفتر سارا دن کھلا رہتا ہے۔ ماہ نومبر 96ء میں ناظم حلقہ جنوبی پنجاب مختار حسین فاروقی نے ہارون آباد کا پہلا دورہ کیا۔ اس موقع پر طے پایا کہ آئندہ ماہ جب ناظم حلقہ بہاولنگر میں اپنے ماہانہ پروگرام کے سلسلہ میں آئیں گے تو اگلے روز پورا دن ہارون آباد میں گزار دیں گے۔ اسرہ ہارون آباد کے رفقاء اور احباب کی خواہش پر یہ طے پایا کہ ناظم حلقہ اپنے دسمبر کے دورہ ہارون آباد کے دوران کسی مناسب مقام پر بعنوان "محبت رسولؐ اور اس کے تقاضے" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ 22ر دسمبر کا دن پروگرام کے لئے طے ہو گیا۔ یہ پروگرام محمد رمضان صاحب کی دکان کے اندر منعقد ہوا جو مربع شکل کا بڑا ہال ہے۔ پروگرام کی دعوت کے لئے شہر کے اہم چوراہوں پر بینرز لگائے گئے۔ دو سو خصوصی دعوت نامے مقامی کالج کے اساتذہ' ڈاکٹروں اور سیاسی و مذہبی جماعتوں کے اہم افراد اور دیگر پڑھے لکھے افراد کو بھیجے گئے۔ 22ر دسمبر صبح گیارہ بجے ناظم حلقہ ایک اور رفیق محمد جاوید صاحب کے ساتھ ہارون آباد تشریف لائے۔ ان مہمانان گرامی کی میزبانی کا شرف ہمارے رفیق عبدالشکور کو حاصل ہوا۔ ساؤنڈ سسٹم اور خطاب کی ریکارڈنگ کی ذمہ داری رفیق تنظیم محمد عابد کو ملی۔ پروگرام سے متعلق سامان کو مقام خطاب تک پہنچانے اور کیسٹ و کتب کا سٹال لگانے کی ڈیوٹی دو رفقاء عبدالستار اور عبدالرؤف نے انجام دی۔ پروگرام کے آغاز سے قبل مقامی پولیس اسٹیشن سے فون کے ذریعے بتایا گیا کہ یہ پروگرام غیر قانونی ہے اگر آپ لوگ پروگرام کرنا چاہتے ہیں تو انتظامیہ سے اس کی اجازت حاصل کریں۔ رفقاء کو اس معاملہ پر کچھ تشویش سی ہوئی لیکن چونکہ یہ پروگرام بند کمرے میں اور بغیر بیرونی لاؤڈ سپیکر کے ہو رہا تھا لہٰذا زیادہ تشویش کی کوئی بات نہ تھی۔ دوران خطاب پولیس موجود رہی مگر انہوں نے کوئی رخنہ نہیں ڈالا۔ پروگرام کا آغاز مقامی مدرسہ کے مہتمم حافظ محمد رفیق کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد ناظم حلقہ کی شخصیت اور تنظیم اسلامی کا مختصر تعارف پیش کیا گیا۔ اس کے بعد ناظم حلقہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضورؐ سے محبت کا تقاضہ ہے کہ اس مقصد کے لئے ہم اپنے آپ کو ہم وقف کر دیں جس مقصد کے لئے محمدؐ کو بھیجا گیا تھا۔ خطاب کے آخر میں حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا اور اختتام پر لوگوں میں تنظیم اسلامی کا بنیادی لٹریچر اور نوید خلافت کا پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ پروگرام کے شرکاء کی تعداد سو سے زیادہ تھی۔ حاضرین میں سنجیدہ مزاج اور پڑھے لکھے لوگوں کی اکثریت تھی۔

رپورٹ: محمد منیر احمد
نقیب اسرہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر

اراکین انجمن خدام القرآن رابطہ مہم

کچھ عرصہ پہلے فیصلہ کیا گیا کہ رفقائے تنظیم اسلامی کے ذریعہ وابستگان انجمن کو سرگرم عمل کرنے کے لئے انفرادی رابطہ کیا جائے۔ ماہ دسمبر 96ء میں شادباغ اور اس کے مضافات میں موجود اراکین سے نجی ملاقاتوں کا مرحلہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ باہمی مشورہ کے بعد 3ر جنوری 97ء کو وسن پورہ میں پہلا مشاورتی اجتماع منعقد ہوا۔ رفیق تنظیم محترم آفتاب الرحمٰن نے میٹنگ کنڈکٹ کی۔ باہمی تعارف کے بعد آفتاب الرحمٰن نے تجاویز پیش کیں۔ طے پایا کہ اراکین انجمن کے ہاں قرآن مجید کی تعلیمات کو احباب اور اعزہ و اقارب تک پہنچانے کے لئے ہفتہ وار بنیادوں پر عمومی دعوتی نشست کا اہتمام کیا جائے گا۔ ابتدائی طور پر سید الایام "جمعۃ المبارک" کا انتخاب کیا گیا ہے۔ نیکیوں کے موسم بہار "رمضان المبارک" کے دوران قیام اللیل کی صورت میں قرآن مجید سے تجدید تعلق اور "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" نامی کتاب کو خصوصی پراجیکٹ کی شکل میں عوام و خواص تک پہنچانے کے پروگرام بھی زیر غور آئے۔ دو گھنٹے پر مشتمل اس نشست کا اختتام پر خلوص چائے اور دعائے مسنونہ پر ہوا۔

حلقہ لاہور ڈویژن کے شعبہ نشر و اشاعت کا مشاورتی اجلاس

حلقہ لاہور ڈویژن کے دفتر میں حلقہ کے شعبہ نشر و اشاعت کے ارکان کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت ناظم حلقہ لاہور ڈویژن جناب محمد اشرف وصی نے کی۔

ہر تنظیم اپنے ماہانہ دعوتی پروگرام' ماہانہ تربیتی پروگرام اور مجلس عاملہ کے اجلاس کی کارروائی پر مبنی رپورٹ بغرض اشاعت دفتر حلقہ کو روانہ کرے گی جسے دفتر حلقہ اشاعت کے لئے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت گڑھی شاہو بھیجے گا۔

رپورٹ: حافظ محمد اقبال' معتمد حلقہ لاہور ڈویژن

رجسٹرڈ ایل نمبر ــــــ 127
شمارہ ــــــ 4
جلد ــــــ 6
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

مدیر: عاکف سعید
معاون مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین: شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

اٹک میں منعقدہ حلقہ پنجاب شمالی کے ہفت روزہ دعوتی پروگرام کی روداد' محمد حسین کی زبانی

سالانہ اجتماع منعقدہ راولپنڈی کے موقع پر اعلان کیا گیا تھا کہ آئندہ سال "دعوتی سرگرمیوں" کا سال ہو گا۔ ناظم اعلیٰ نے رفقاء کو کم از کم ایک ہفتہ دعوت دین کے لئے فارغ کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ اس سلسلے میں 25 سے 31 دسمبر 96ء کے ایام میں ضلع اٹک میں پروگرام کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول اٹک کے بالمقابل ریلوے گراؤنڈ میں دعوتی کیمپ لگایا گیا۔ تین رفقاء کا

ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق اور ناظم حلقہ شمس الحق اعوان دعوتی کیمپ میں تشریف لائے

قافلہ راقم' محمد اشرف اور عبدالرحیم مرزا کی قیادت میں حلقہ کے دفتر پہنچ گیا۔ راولپنڈی سے امجد سعید' محمد شبیر خان' اسرار الحق' اورنگ زیب عباسی' اسلام آباد سے رانا عبدالغفور' اعجاز عباسی ناظم حلقہ جناب شمس الحق کی امارت میں اٹک پہنچے۔ اسرار الحق کی قیادت میں رفقاء نے مجوزہ جگہ پر کیمپ نصب کیا۔ نماز عصر سے مغرب تک تعارفی و دعوتی ہینڈ بل تقسیم کئے گئے اور لوگوں کو کیمپ میں آکر دین کی دعوت سمجھنے کی دعوت دی گئی۔

نماز مغرب کے بعد امجد سعید اعوان نے سورہ حج کی آیات پر مبنی "بندگی رب اور جہاد" کے موضوع پر درس دیا۔ کھانے اور نماز عشاء سے فراغت کے بعد "دعوت کے آداب اور اہمیت" کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ جس میں رفقاء نے بھرپور دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ دوسرے روز رفقاء نماز تہجد کے لئے بیدار ہوئے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد رفقاء نے دعوتی پیغام سے مزین بینر آویزاں کئے

ہفت روزہ دعوتی کیمپ کے ذریعے عام لوگوں تک بخوبی رابطہ قائم ہو جاتا ہے

جس کی وجہ سے کیمپ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد کتب کا سٹال لگایا گیا۔ دعوتی کیمپ میں اور کتب کے سٹال پر آنے والے احباب کے سوالوں کا جواب دیا جاتا رہا۔ کچھ رفقاء دعوتی مواد لے کر بازار گشت کے لئے گئے۔ راقم نے ایک مقامی ساتھی کے ہمراہ "اے ڈی سی جی" سے لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کی جو کامیاب نہ ہو سکی۔ 26 دسمبر کو تجوید قرآن کی نشست بھی ہوئی بندگی رب اور دعوت دین کا طریقہ کار کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ چند ایک رفقاء نے اٹک کے مضافاتی گاؤں "مرزا" میں دو مختلف مقامات پر رہائش پذیر رفقاء سے ملاقات کی۔ بعد نماز عصر حسب معمول دعوتی گشت

دعوتی پیغام پر مبنی خوبصورت بینروں سے مزین دعوتی کیمپ خاص و عام کی توجہ کا مرکز بنا رہا

کیا گیا نماز مغرب کے بعد احمد سعید اعوان نے "دین اور مذہب کا فرق" حاضرین کے سامنے واضح کیا۔ نماز عشاء اور کھانے سے فراغت کے بعد مذکورہ بالا موضوع پر مذاکرہ ہوا۔

27 دسمبر کی صبح نماز فجر کے بعد راقم نے جامع مسجد شیڈ میں مسلمانوں کی دینی ذمہ داریاں کے موضوع پر خطاب کیا۔ ناشتے سے فراغت کے بعد رفقاء نے مقامی علماء سے رابطہ کیا اور ان سے تعاون کی درخواست کی۔ خطیب حضرات نے ہمارے دعوتی پروگرام کے انعقاد کا اعلان کیا۔ رفقاء نے نماز جمعہ کے اجتماعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دعوتی پمفلٹ تقسیم کئے۔ نماز جمعہ کے بعد امجد سعید اعوان نے "موجودہ بحران اور اس کا حل" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام الناس کو دین کے انقلابی فکر سے روشناس کروا کر منظم کیا جائے۔ ایسے لوگوں کی منظم اور تربیت یافتہ جماعت کے ذریعے نظام خلافت کا قیام کی جدوجہد کی جائے۔ ناظم حلقہ جناب شمس الحق اعوان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ظالموں کو ظلم سے روکنے کے لئے مظلوموں کو

ظالموں کو ظلم سے روکنے کے لئے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا ہو گی

ظلم کے خلاف آواز بلند کرنا ہو گی۔ خطابات کی پریس ریلیز تیار کر کے جاری کیا گیا۔ بعد نماز مغرب "دینی فرائض کا جامع تصور" کے موضوع پر امجد سعید نے خطاب کیا۔ نماز عشاء کی ادائیگی اور کھانے سے فراغت کے بعد اگلے روز کے پروگرام کی منصوبہ بندی کی گئی۔

28 دسمبر کو معمول کے پروگراموں کے بعد "نظام خلافت کی برکات" کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ بعد ازاں کیمپ میں آنے والے احباب سے تبادلہ خیال ہوا۔ احباب میں سے بعض نے دینی جماعتوں کے اتحاد نہ کرنے کے بارے میں سوال کیا جس کی وضاحت کر دی گئی۔ ان احباب کو واپسی پر کتابیں فراہم کی گئیں۔ تنظیمی فکر اور طریقہ کار کو سمجھنے کے بعد تنظیم کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ جمعہ کے دن مساجد کے باہر مکتبہ بھی لگایا گیا۔ دعوتی کیمپ کے امیر نے دو دیہات میں دعوتی پروگراموں کا اہتمام کر رکھا تھا چنانچہ ایک گاؤں میں راقم نے دعوتی گفتگو کی' نصیر احمد' محمد سلیم صدیقی' اختر علی اور ایک مقامی ساتھی بھی راقم کے ہمراہ تھے۔ مدنی مسجد میں "مذہب اور دین کا فرق" کے موضوع پر خطاب ہوا۔ تبلیغی جماعت کے مقامی امیر نے کئی ایک سوالات کئے جن کی وضاحت کر دی گئی۔

دوسرے گاؤں ڈھوک فتح میں محمد شبیر خان' اورنگ زیب' اعجاز احمد اور مقامی ساتھی دوست محمد نے گاؤں میں دعوتی گشت کیا۔ نئی مساجد محمود کی رہائش گاہ پر منعقدہ دعوتی پروگرام میں دین و مذہب کے فرق پر مبنی دعوتی گفتگو کی گئی نماز عشاء کے بعد دو احباب جو ملاقات کے لئے خود آئے تھے' سے دعوتی گفتگو ہوئی۔ اگلے روز کے دعوتی پروگرام طے کرنے کے بعد آج کی کارروائی مکمل ہوئی۔

29 دسمبر کو رفقاء نے مرکزی جامع مسجد میں نماز فجر ادا کی۔ مسجد کے خطیب مولانا منظور حسین نے درس قرآن کی اجازت عطا فرما دی۔ نقیب اسرہ جہلم جناب محمد اشرف نے درس قرآن دیا۔ بعض احباب نے دعوتی کیمپ میں قیام کی بجائے مسجد میں قیام کا مشورہ دیا۔ معمول کے پروگراموں کے بعد نظام خلافت کی برکات کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ مذاکرے کے بعد دو رفقاء پر مشتمل خصوصی ٹیموں نے احباب سے ملاقاتیں کیں۔ گاؤں مرزا اور ڈھوک فتح میں دو ٹیمیں گئیں۔ وہاں دعوتی خطابات اور انفرادی ملاقاتیں ہوئیں۔ راقم نے مدنی مسجد مرزا میں دینی فرائض کا جامع تصور کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں سوال وجواب کی نشست منعقد ہوئی۔ ڈھوک فتح میں محمد شبیر خان نے نقشے کے ذریعے فرائض دینی کا جامع تصور پیش کیا۔ اٹک کی معروف سماجی شخصیت جناب عبدالقیوم عرف باغی قلندر بھی دعوتی کیمپ میں تشریف لائے۔ باغی قلندر کو لٹریچر فراہم کیا گیا۔

اگلے روز نماز فجر کی ادائیگی اور معمول کے پروگراموں کے بعد "انقلاب کا آخری مرحلہ" کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ موضوع سے متعلق بہت سے سوال وجواب بھی ہوئے۔ بعض تجویزیں اور مشورے بھی سامنے آئے۔ نماز ظہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ملاقات کے لئے آنے والے احباب کو تنظیم کی دعوت سے متعارف کرایا گیا۔ مرزا گاؤں کی مسجد میں راقم نے انقلاب کے مراحل بیان کئے۔ راقم نے واضح کیا کہ انقلاب نہ تو دعاؤں سے آئے گا اور نہ ہی محض دعوت و تبلیغ کی محنت سے یہ کٹھن منزل سر ہو سکتی ہے اور نہ ہی یہ کام انتخابات کی سیاست کے ذریعے انجام دیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے لئے انقلابی طریقہ کار اختیار کرنا ہو گا جو منکرات کے خلاف عملی جہاد پر مبنی ہے۔ ڈھوک فتح میں محمد شبیر خان نے انقلاب نبوی' کے مراحل بیان کئے۔ اس پروگرام میں جماعت اسلامی' تبلیغی جماعت اور حرکۃ الانصار کے احباب بھی شریک تھے۔ بعد ازاں سوال وجواب کی نشست منعقد ہوئی جس میں مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے والے احباب نے سوالات کئے۔ جوابات میں عادلانہ نظام کے خدوخال اور

باقی صفحہ ۴

منڈی بہاؤالدین میں حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کا سات روزہ پروگرام

محترم عبدالرزاق نے تنظیم اسلامی کے فکر کی دعوت و توسیع کے لئے سالانہ اجتماع میں ہر حلقے کے رفقاء سے وقت مانگا تھا کہ کون سے ساتھی ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے سال بھر میں کم از کم سات دن مسلسل گھر سے باہر رہ کر دین کی سربلندی اور تنظیم کی فکر کو عام کرنے میں صرف کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ اس تناظر میں حلقہ گوجرانوالہ کے گیارہ رفقاء پہلے سات روزہ پروگرام کے لئے تیار ہو گئے یہ پروگرام 24 تا 30 دسمبر 96ء طے کیا گیا۔ ناظم حلقہ نے دو ہزار دعوتی ہینڈ بلز' دو سو اشتہار اور چار ہزار کی تعداد میں فری لٹریچر اور پانچ عدد بینرز نقیب اسرہ جناب مقصود بٹ کے حوالے کر دیئے۔ ناظم حلقہ نے قبل ازیں مقصود احمد بٹ ہمراہ دو ہفتہ پہلے علاقے کا دورہ کیا تاکہ تفہیم دین کورس کے لئے جگہ

دعوتی کیمپ "تو خاک میں مل اور آگ میں جل" کا عملی مظاہرہ ہی تو تھا

کا تعین کیا جا سکے۔ نقیب اسرہ کے دوست خواجہ زاہد فیروز تنظیمی فکر سے متعارف ہیں انہوں نے اپنے سکول میں پروگرام کے انعقاد کی اجازت دے دی۔ نقیب اسرہ نے حافظ عنایت کے تعاون سے رات کو بینر اور پوسٹر لگائے جب کہ صبح کے اوقات میں ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ اس طرح پورے شہر کی مساجد' بازاروں تک پروگرام کا تعارف ہو گیا۔ جناب شاہد اسلم کی خواہش پر نقیب اسرہ پھالیہ نے شہر کی مساجد کے آئمہ سے درس قرآن کی اجازت لی

عبدالقیوم المعروف باغی قلندر بھی ہمارے دعوتی کیمپ میں تشریف لائے

جن کی تعداد 9 تھی۔ حلقہ گوجرانوالہ کے رفقاء کا قافلہ شاہد اسلم' سراج الحق نقیب اسرہ جہبراں' راقم اور دیگر پانچ ساتھیوں کے ہمراہ حسب پروگرام گجرات پہنچا۔ گجرات سے تنظیم اسلامی گجرات کے امیر احمد علی بٹ' عبدالروف' میر اقبال' پروفیسر اشرف اور شمس العارفین پر مشتمل قافلہ پھالیہ پہنچا۔ مشورے کے بعد رفقاء کو مختلف گروپس میں انفرادی رابطے کے ذریعے تفہیم دین کورس میں شرکت کی دعوت کے لئے روانہ کیا گیا۔ بعد نماز مغرب "تفہیم دین کورس" کا پہلا لیکچر نیکی کا حقیقی تصور کے موضوع پر ہوا بعد نماز مغرب سٹال پر ویڈیو پر ڈاکٹر

ہفت روزہ پروگرام میں مساجد میں قیام پذیر تبلیغی جماعتوں کے سامنے تنظیمی فکر پیش کیا گیا

صاحب کا خطاب دکھایا جاتا رہا۔ بعد نماز عشاء رفقاء علامہ عنایت اللہ گجراتی کی مسجد میں قیام کے لئے پہنچے۔ مولانا جماعت اسلامی کے ضلعی امیر ہیں اور اتحاد العلماء کے مقامی صدر بھی ہیں۔ بعد ازاں اپنی کارکردگی کے حوالے سے رفقاء نے اپنی تجاویز اور آراء سے آگاہ کیا۔ اگلے دن نماز تہجد کے لئے رفقاء کو بیدار کیا گیا۔ نماز تہجد کے بعد اور نماز فجر سے پہلے امام مسجد جناب عبدالسلام نے درس قرآن دیا۔ بعد نماز فجر انہوں نے تنظیم کے رفقاء کا تعارف بھی کروایا اور تنظیم کے بارے میں اچھے انداز سے تعارفی باتیں کیں موصوف 35 سال سے مسجد ہذا میں امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

میونسپل کمیٹی چوک میں سٹال لگایا گیا حسب معمول رفقاء کے چار گروپ بنا کر انہیں دکانداروں سے ذاتی رابطہ کے لئے روانہ کیا گیا۔ ہر گروپ نے دس سے تیس احباب سے رابطہ کیا۔ بعد نماز مغرب دو مقامات پر درس قرآن ہوا ناظم حلقہ شاہد اسلم نے مرکزی نور مسجد میں بذریعہ لاؤڈ سپیکر درس دیا۔ یوں ہماری دعوت اردگرد کے علاقے کے لوگوں تک بھی پہنچی۔ شمس العارفین نے مسجد شیر علی میں درس دیا۔ تفہیم دین کورس کا دوسرا لیکچر عبدالروف نے دیا جناب محمد اشرف کی خصوصی دعوت پر چار مقامی اساتذہ بھی کورس میں شامل ہوئے بعد نماز مغرب سٹال پر ویڈیو پروگرام بھی ہوا۔ بعد نماز عشاء مدنی مسجد میں عبدالروف نے فرائض دینی کا تصور کے عنوان سے تبلیغی جماعت کی موجودگی میں بہت ہی موثر درس دیا۔ بعد نماز فجر عبدالروف نے تجوید کی کلاس لی۔ بعد نماز عشاء غلہ منڈی چوک میں جلسہ خلافت کے لئے کارنر میٹنگ کے لئے رفقاء کی ذمہ داریاں لگائی گئیں۔ شمس العارفین کے گروپ نے پندرہ مقامات پر' عبدالروف نے دس مقامات پر' مقصود بٹ گروپ نے اندرون شہر اور بازاروں میں نظام خلافت کا پیغام سنایا۔ گوجرانوالہ سے دیگر سات رفقاء بھی قافلہ میں شامل ہو گئے جن میں قلعہ کار والا سے ڈاکٹر اکرام اور عبدالغفور گجرات سے حاجی اقبال اور میاں عبداللطیف گوجرانوالہ سے یوسف بٹ اور رشید انصاری اور دیگر رفقاء تشہیری مہم میں پیش پیش رہے۔ بعد نماز مغرب تفہیم دین کورس کا لیکچر چودھری رحمت اللہ بٹر نے حقیقت ایمان کے موضوع پر دیا۔ بعد نماز مغرب ہی شمس العارفین کا درس بھی ہوا۔ نماز عشاء تک جلسہ گاہ تیار تھی۔ شمس العارفین سٹیج سیکرٹری تھے۔ تلاوت قرآن عبدالروف نے' کلام اقبال میر اقبال اور اذان خلافت جناب رحمت اللہ بٹر نے دی۔ حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

اگلے روز بٹر صاحب نے جامع مسجد مدنی میں درس قرآن دیا جسے رفقاء کے علاوہ تبلیغی جماعت کے ساتھیوں اور مقامی نمازیوں نے سنا۔ شمس العارفین' عبدالروف اور مقصود بٹ نے پھالیہ کی دو مساجد میں خطاب جمعہ دیا جبکہ احمد علی بٹ' ظفر اللہ ناظم حلقہ اور راقم نے مسجد مدنی کے آگے سٹال لگایا اور خصوصی رابطہ کیا۔ احمد علی بٹ نے مولانا عنایت اللہ گجراتی سے خصوصی وقت لے کر نماز جمعہ سے پہلے آدھ گھنٹہ تفصیلی گفتگو کی۔ اس ملاقات میں ناظم حلقہ اور احمد علی بٹ کے علاوہ جماعت اسلامی کے مقامی امیر و کارکنان بھی شامل تھے۔ ناظم حلقہ نے تنظیم کی دعوت اور امیر محترم کی نئی کتب بھی مولانا